بدعقیدہ حضرات کے چند اعتراضات کا دندان شکن جواب
راہِ حق
مصنف
حضرت علامہ سیّد مظفر حسین شاہ قادری
شعبۂ نشر و اشاعت
تحریک اتحادِ اہلسنّت (پاکستان)

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِیۡمِ

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

وَقُلۡ جَآءَ الۡحَقُّ وَزَهَقَ الۡبَاطِلُ ط اِنَّ الۡبَاطِلَ کَانَ زَهُوۡقًا o

(بنی اسرائیل:81/17)

کلکِ رضا ہے خنجرِ خونخوار برق بار
اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

(کلامِ اعلیٰ حضرت)

جیسا کہ ہر خاص و عام سے یہ حقیقت مخفی نہیں کہ برصغیر پاک و ہند و دیگر ممالکِ اسلامیہ میں واضح اکثریت اہلسنّت و جماعت بریلوی مسلک مکتبہ فکر کی ہے خصوصاً برصغیر میں دیوبندیت وہابیت اپنی کفریہ عبارات اور گستاخانہ عقائد کے باعث اس قدر بدنام ہوچکی ہے کہ یہاں ان پر اپنے جدید فرقے کی تبلیغ کی راہیں مسدود ہوچکی ہیں۔

وہابیت نے اپنے مذہب کی تبلیغ کے لئے سینکڑوں رنگ بدلے، ہزاروں مکاریوں سے کام لیا مگر ناکام رہے۔ کبھی تبلیغی جماعت کا لیبل لگا کر سامنے آئے تو کبھی جماعتِ اسلامی کے نام سے لوگوں کو دھوکا دینے کی کوشش کی، کبھی مجلسِ تحفظِ ختم نبوت کا نام رکھ کر وہابیت کا زہر مسلمانوں کو پلانے کی کوشش کی تو کبھی جمعیت العلماء ہند اور جمعیت العلماء اسلام کا سائن بورڈ لگا کر سامنے آئے، کبھی اہلسنّت تو کبھی سوادِ

اعظم وسپاہ صحابہ کا لیبل لگا کر آئے۔

لیکن علمائے اہلسنّت، مشائخ طریقت و پیرانِ عظام نے ان کی عیاریوں و مکاریوں کے پردے کو چاک کر کے رکھ دیا بالخصوص سیّدنا اعلیٰ حضرت، مجددِ اعظم امام احمد رضا خاں بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے جلیل القدر خلفاء وتلامذہ واحباب نے دیوبندیت ووہابیت کی وہ بے مثال سرکوبی فرمائی کہ ہر مسلمان ان کے مکروفریب سے واقف ہو گیا۔

جب پاک وہند میں دیوبندیت ووہابیت نے یہ دیکھا کہ ہماری کفریہ داستان کے ڈنکے پاک وہند میں خوب بج رہے ہیں اور اب اپنا منافقانہ مشن کامیاب نہیں ہوسکتا تو اُنہوں نے (وہابیوں، دیوبندیوں نے) دوبارہ اپنی چال بدلی اور اپنے علماء کی گستاخانہ عبارات کو چھپانے کے لئے عوام الناس کو فروعی مسائل میں الجھا کر رکھ دیا کہ ''میلا دالنبی حرام ہے، اگر جائز ہے تو اپنے عالم سے دلیل لاؤ، گیارہویں حرام ہے، اذان میں انگوٹھوں کو چومنا بدعت ہے، اذان سے قبل صلوٰۃ وسلام بدعت ہے، اگر جائز ہے تو اپنے عالم سے دلیل لاؤ'' حالانکہ علمائے اہلسنّت وجماعت نے ان عنوانات پر بیشمار کتب ورسائل مدلل تحریر فرمائے ہیں۔

محترم قارئین! پھر ان مسائل نے اتنا طول پکڑ لیا کہ عوام الناس کے ذہن سے یہ بات نکل گئی کہ ہمارا وہابیوں دیوبندیوں سے بنیادی اختلاف تو ان کے علماء کی گستاخانہ عبارات پر ہے کہ جس پر عرب وعجم کے علماء نے کفر کا فتویٰ صادر فرمایا تھا جواب بھی حسام الحرمین میں موجود ہے۔

جب وہابیوں دیوبندیوں نے دیکھا کہ ہم اپنے مشن میں کامیاب ہو گئے

تو اُنہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ اہلسنّت و جماعت بریلوی مکتبہ فکر گستاخِ رسول ہیں، یہ اولیاء و بزرگانِ دین کے گستاخ ہیں۔

محترم قارئینِ کرام! یہ بات بالکل ایسی ہوئی کہ جیسے کوئی چور چوری کر کے فرار ہوا جب دیکھا کہ لوگ قریب آچکے ہیں اور ابھی پکڑا جاؤں گا تو خود بھی شور کرنے لگا ''چور، چور، چور'' تاکہ لوگوں کا خیال اس سے ہٹ کر آگے کسی اور آدمی پر ہو جائے، یہی حال علمائے دیوبندی اور ان کی ذریت کا ہے۔

محترم قارئینِ کرام! جب اجمالاً آپ نے حقیقت کا جائزہ لے لیا تو آئیں اب اس مسئلہ پر گفتگو کرتے ہیں کہ جس کے سبب یہ رسالہ لکھنے کی ضرورت پیش آئی۔ سابقہ دیوبندی مولوی محمد سعید احمد قادری نے اہلسنّت کے خلاف ایک رسوائے زمانہ کتاب ''رضا خانی مذہب'' لکھی اور اس میں اعلیٰ حضرت، مجددِ اعظم، امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر خوب کذب وافتراء کی بارش کی جو کہ وہابیت ودیوبندیت کا پُرانا طریقہ ہے۔ اس کتاب سے دیوبندیوں نے چند عبارات نکال کر اور ہینڈ بل کی صورت میں عوام میں تقسیم کر کے یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ اہلسنّت وجماعت بریلوی گستاخِ رسول ہیں۔

اِن جھوٹے اعتراضات کے جوابات آپ آگے ملاحظہ فرمائیں گے۔ (ان شاء اللہ) مگر اس کتاب کے مصنف محمد سعید احمد قادری صاحب اس مذہبِ باطلہ دیوبندیہ سے

توبہ کر کے مسلکِ حقہ اہلسنّت وجماعت بریلوی سے منسلک ہو چکے ہیں اور اُنہوں نے خود اعلان کیا کہ میں نے اپنی کتاب رضا خانی مذہب میں سب جھوٹ لکھا تھا،

خیانت سے کام لیا تھا۔ (جس کو اصل توبہ نامہ دیکھنا ہو تو وہ ہم سے رابطہ کرے)

ہم اپنے ان سادہ لوح بھائیوں سے گزارش کرتے ہیں جو نماز، روزہ اور بستر لوٹا دیکھ کر ان مکاروں، کذابوں، بے دینوں کے جھانسے میں آگئے ہیں وہ رسوائے زمانہ کتاب (رضا خانی مذہب) اور اس کا زیر نظر جواب "راہِ حق" لے کر بیٹھ جائیں، حوالہ جات کی اصل کتابوں سے مطابقت کرنے والا ان شاء اللہ دیوبندیت وہابیت کے چکروں سے نجات حاصل کر لے گا۔

جن دوستوں کو دیوبندی وہابی فرقے سے توبہ کی توفیق نصیب ہو ان سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مسلمانانِ عالم کو حقیقی اور جعلی سنیوں میں امتیاز کی توفیق عطا فرمائے اور مذہبِ حق اہلسنّت وجماعت پر استقامت بخشے۔ (آمین)

اعتراض 1 ﴿"اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے" اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت بریلوی نے اپنی کتاب فتاوی رضویہ جلد نمبر 1 میں لکھتے ہیں کہ اس کا علم اس کے اختیار میں ہے چاہے تو جاہل رہے، جس کا بہکنا، بھولنا، سونا، اونگھنا، ظالم ہونا، پیشاب کرنا، عورتوں سے جماع کرنا، ناچنا، لواطت کرنا، اس کی شان کے خلاف نہیں۔

جواب ﴿مذکورہ بالا عبارت کو دیوبندی خائن علماء اس انداز میں عوام کے سامنے پیش کرتے ہیں گویا کہ یہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ ہے۔ ذریتِ دیوبند کی یہ پرانی عادت ہے کہ اپنے مطلب کی بات نقل کر لینا اور آگے پیچھے کی بات چھوڑ دینا یہاں پر بھی دیوبندی پہلی عبارت چٹ کر گئے ہیں اور ایسی ترتیب

سے اس عبارت کو نقل کیا ہے کہ پڑھنے والا یہ سمجھے کہ یہ عقیدہ اہلسنّت و جماعت مسلک بریلی کا ہے۔

حالانکہ اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے متعلق وہابیوں کے عقیدہ کی تشریح وتوضیح کی ہے نہ اپنا مذہب بیان کیا ہے۔ بہرحال اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو بات لکھی وہ اس لئے کہ "وہابی تو ایسے کو خدا مانتے ہیں جو بندوں کی طرح افعالِ قبیحہ قادر ہو کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ ایسا کام نہ کر سکے جیسا کہ بندے کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی قدرت ناقص ہو جائے گی۔ (معاذ اللہ)

اور اعلیٰ حضرت نے ان تمام خرافات کو اس عبارت سے اخذ کیا ہے جس کو وہابیوں دیوبندیوں کے امام اسماعیل دہلوی قتیل نے لکھا کہ

"اگر آدمی جھوٹ بولتے ہیں خدا نہ بول سکے تو آدمی کی قدرت خدا کی قدرت سے بڑھ جائے گی"

(یک روزی، صفحہ 145)

محترم قارئین کرام! یہاں ہم اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فتاویٰ رضویہ جلد 1 اور جلد 6 میں موجود عبارات من وعن نقل کر دیتے ہیں تا کہ عوام الناس پر دیوبندیوں کی فریب کاری کا پردہ چاک ہو جائے۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں

وہابی ایسے کو خدا کہتا ہے جسے مکان، زمان، جہت، ماہیت، ترکیبِ عقلی سے پاک کہنا بدعت حقیقیہ کے قبیل سے اور صریح کفروں کے ساتھ گننے کے قابل ہی، اس کا سچا ہونا، کچھ ضرور

نہیں جھوٹا بھی ہوسکتا ہے، ایسے کہ جس کی بات پر اعتبار نہیں، نہ اس کی کتاب قابلِ اسناد، نہ اس کا دین لائق اعتماد، ایسے کو جس میں ہر عیب و نقص کی گنجائش ہے، جو اپنی مشیخت نبی رکھنے کو قصداً عیبی بننے سے بچتا ہے، چاہے تو ہر گندگی میں آلودہ ہوجائے، ایسے کو جس کا علم حاصل کئے سے حاصل ہوتا ہے، اس کا علم اس کے اختیار میں ہے، چاہے تو جاہل رہے، ایسے کو جس کا بہکنا، بھولنا، سونا، اونگھنا، غافل رہنا، ظالم ہونا، حتیٰ کہ مرجانا، سب کچھ ممکن ہے، کھانا، پینا، پیشاب کرنا، پخانہ کرنا، ناچنا، تھرکنا، نٹ کی طرح کلا کھیلنا، عورتوں سے جماع کرنا، لواطت جیسی خبیث بے حیائی کا مرتکب ہونا، حتیٰ کہ مخنث کی طرح خود مفعول بننا، کوئی خباثت کوئی فضیحت اس کی شان کے خلاف نہیں .... الیٰ آخر

(فتاویٰ رضویہ، جلد 1، صفحہ 745)

اور فتاویٰ رضویہ کی 6 جلد میں یوں فرماتے ہیں

اولاً جب یہ ٹھہرا کہ انسان جو کچھ اپنے لئے کرسکتا ہے وہابیہ کا خدا بھی خود اپنے واسطے کرسکتا ہے تو جائز ہوا کہ ان کا خدا زنا کرے، شراب پیئے، چوری کرے، بتوں کو پوجے، پیشاب کرے، پخانہ پھرے، اپنے آپ کو آگ میں جلائے، دریا میں ڈبائے، سر بازار بدمعاشوں کے ساتھ ڈھول چھکڑ لڑے، جوتیاں کھائے وغیرہ وغیرہ، وہ کون سی ناپاکی، کون سی ذلت ہے، کون سی خواری

ہے، جوان کے خدا سے اُٹھ رہے گی۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد6، صفحہ276)

محترم قارئین کرام! مذکورہ بالا عبارت کو بار بار پڑھیں تا کہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عبارت آپ بخوبی سمجھ سکیں کہ اعلیٰ حضرت نے وہابیوں کے اِس کفریہ عقیدہ اور گھناؤنے چہرے کی نقاب کشائی کر دی جس کو مسلمانوں پر ظاہر کرنے سے دیوبندی ڈر رہے تھے۔ ذریتِ دیوبند پہلے مولوی اسماعیل دہلوی قتیل کی عبارت کو ٹھنڈے دل سے پڑھیں تا کہ حق واضح ہو اور آپ اس باطل مذہب سے توبہ کر سکیں۔

اعتراض نمبر2 ﴾ بریلوی کا خدا شادی شدہ ہے، بیوی کا نام موسیٰ سہاگ ہے۔

> امام نے تکبیر تحریمہ کہی، اللہ اکبر سنتے ہی ان کی (موسیٰ سہاگ) کی حالت بدلی، فرمایا: اللہ اکبر میرا خاوند حی لا یموت ہے کہ کبھی نہ مرے گا اور یہ مجھے بیوہ کئے دیتے ہیں۔ حضرت موسیٰ سہاگ نے آسمان کی طرف منہ اُٹھا کر فرمایا مینہ (بارش) بھیجئے یا اپنا سہاگ واپس لیجئے۔ سہاگن بیوی کا یہ کہنا تھا کہ گھٹائیں پہاڑ کی طرح اُمڈیں اور جل تھل ہو گیا۔

(ملفوظاتِ احمد رضا بریلوی، جلد2، صفحہ94، مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی)

جواب ﴾ یہ صریح جھوٹ ہے کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ لکھا ہو کہ خدا شادی کر سکتا ہے، ہم ذریتِ دیوبند کو چیلنج کرتے ہیں کہ یہ الفاظ اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمام تصانیف سے ثابت کریں اور اگر نہ کر سکیں تو

یاد رکھیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ

لَعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ○

ہاں یہ بات درست ہے کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے موسیٰ سہاگ کا واقعہ ملفوظات شریف میں بیان فرمایا لیکن یاد رہے کہ حضرت موسیٰ سہاگ مجذوب تھے کیا دیوبندیوں کو مجذوب کی تعریف نہیں آتی جو اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس عبارت پر اعتراض کرتے ہیں۔

آئیں علماءِ دیوبند کی زبانی ہم مجذوب کی تعریف سنتے ہیں، مولوی اشرف علی تھانوی جو دیوبند کے باوا ہیں، اپنی کتاب ارواحِ ثلثہ صفحہ نمبر 435 پر لکھتے ہیں کہ

> ایک مجذوب بیٹر شاہ بالکل ننگے رہا کرتے تھے، ایک تخت پر بیٹھے رہتے تھے، ایک تخت پر ایک مصلیٰ پڑا رہتا تھا، یہ کبھی ذکر کرتے تھے اور کبھی نماز پڑھتے تھے، نہ تو اوقات کا لحاظ ہوتا نہ رکعات کا۔

اس مجذوب کے متعلق لکھتے ہیں تھوڑا آگے چل کر کہ

> اس پر تعجب نہ کیا جائے، جذب میں یا جنون میں عقل نہ ہونا تو لازم ہے اور ایسا مجذوب شخص مکلّف نہیں ہوتا اس لئے کہ مدار تکلیف کا عقل پر ہے نہ کہ حواس پر۔

محترم قارئین کرام! مذکورہ بالا حکایت سے پتہ چلا کہ علماءِ دیوبند کے نزدیک بھی مجذوب غیر مکلّف ہوتا ہے یعنی شریعت کے احکام اس پر نافذ نہیں ہوتے۔

دراصل اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا مجذوب کے بارے میں اور آپ نے مجذوب کے بارے میں جواب دیا نہ کہ یہ فرمایا کہ ایسے کلمات جو حضرت

موسیٰ سہاگ نے کہے جائز ہے، اگر ذریت دیوبند کا یہ زعم فاسد ہے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ واقعہ اپنی کتاب میں کیوں نقل کیا تو محترم قارئین کرام کسی عبارت کو نقل کرنے سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ آیا اسی طرح کہنا جس طرح کہ عبارت میں مذکور ہے وہ مصنف کے نزدیک جائز ہو۔

ہم ایسے بیشمار واقعات علماءِ دیوبند کی کتابوں سے ثابت کر سکتے ہیں کہ انہوں نے کئی مجذوبوں کے واقعات اپنی مستند کتابوں میں نقل کیے ہیں۔ جس طرح کہ مولوی اشرف علی تھانوی اپنی کتاب ارواحِ ثلثہ (حکایاتِ اولیاء، صفحہ نمبر 440) پر ایک مجذوب کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ

> رام پور میں ایک مجذوب رہتے تھے جو اپنے آپ کو رب العالمین کہتے تھے۔ اِثنائے تقریر میں فوں فوں شوں شوں بھی کرنے لگتے تھے اور کہا کہ فلاں مرتبہ رب العالمین نے رب العالمین سے ملنا چاہا تو فلاں مانع ہوا اور فلاں مرتبہ رب العالمین نے رب العالمین سے ملنا چاہا تو فلاں مانع ہوا۔ ایک مرتبہ مجذوب نے اپنے خادم سے کہا کہ رب العالمین سے کہو کہ رب العالمین کو رب العالمین سے ملنے کا آج پھر شوق غالب ہوا ہے اور اپنی گردن کاٹنا چاہتا ہے اگر سرتن سے جدا ہو تو الگ کر دینا۔

محترم قارئینِ کرام! مذکورہ بالا تمام حکایات تو مجذوب یعنی غیر مکلّف شخص کی تھیں۔ آئیں اب ہم آپ کے سامنے مکلّف یعنی اکابر دیوبند کا اپنا فعل اور ان ہی کا قول ثابت کرتے ہیں تاکہ آپ کو پتہ چل جائے کہ دارالعلوم دیوبند کی اس وسیع

عمارت کے اندر کیا ہوتا ہے۔

مجددِ دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کہتا ہے کہ

ایک مرتبہ میں نے خواب دیکھا تھا کہ مولوی قاسم نانوتوی دلہن
کی صورت میں ہیں اور میرا ان سے نکاح ہوا۔

(تذکرہ رشیدیہ، صفحہ 289)

محترم قارئینِ کرام ! دیکھا آپ نے یہ تو خواب کی بات تھی ان اکابر دیوبندی کی بیداری کا حال بھی ملاحظہ ہو۔ اشرف علی تھانوی صاحب کی کتاب ارواحِ ثلثہ (حکایاتِ اولیاء، صفحہ 307) مولوی صاحب اکابر دیوبند کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

گنگوہ کی خانقاہ میں مجمع تھا، حضرت گنگوہی (رشید احمد) اور
حضرت نانوتوی (قاسم) کے مرید و شاگرد سب جمع تھے اور یہ
دونوں حضرات بھی وہیں مجمع میں تشریف فرما تھے کہ حضرت
گنگوہی نے حضرت نانوتوی سے محبت آمیز لہجہ میں فرمایا کہ
یہاں ذرا لیٹ جاؤ، حضرت نانوتوی کچھ شرما گئے مگر حضرت نے
پھر فرمایا تو بہت ادب کے ساتھ چت لیٹ گئے، حضرت بھی اِسی
چارپائی پر لیٹ گئے اور مولانا کی طرف کو کروٹ لے کر اپنا ہاتھ
ان کے سینے پر رکھ دیا جیسے کوئی عاشقِ صادق اپنے قلب کو تسکین
دیا کرتا ہے۔ مولانا ہر چند فرماتے ہیں کہ میاں کیا کر رہے ہو،
لوگ کیا کہیں گے، حضرت نے فرمایا کہ لوگ کہیں گے تو کہنے

دو۔

محترم قارئینِ کرام! آپ نے ابھی علماءِ دیو بند جو مکلّف ہیں اِن کی بیداری اور خواب کی حرکتوں کو ملاحظہ کیا، اب آئیں اور یہ بھی ملاحظہ کریں کہ اکابر دیو بند اپنی مکلفانہ سمجھ سے بچوں کے ساتھ کس طرح کے معاملہ کیا کرتے تھے تا کہ آپ پر حق خوب واضح ہو جائے کہ دیو بند کے اس قلعہ میں کس قسم کے شہسوار ہیں۔

مولوی اشرف علی تھانوی صاحب ارواحِ ثلثہ صفحہ 287 پر لکھتے ہیں

ایک پہلوان کشتی گر جس کا نام بنو تھا دیو بند کا رہنے والا تھا، دیو بند کے اس مقامی پہلوان بنو نے کسی پہلوان کو کشتی میں پچھاڑ دیا۔ اس خبر سے دیو بند کے باشندوں میں خوشی کی لہر دوڑ پڑی اور مولانا نانوتوی کو بڑی خوشی ہوئی اور فرمایا ہم بھی بنو کو اور اس کے کرتب کو دیکھیں گے۔ مولانا بچوں سے ہنستے بھی تھے کیونکہ جلال الدین صاحب جو اس وقت بالکل بچے تھے بڑی ہنسی کیا کرتے تھے، کبھی بچوں کی ٹوپی اتارتے تو کبھی بچوں کا کمر بند کھول دیتے تھے۔

محترم قارئینِ کرام! مذکورہ بالا حکایت پڑھنے کے بعد آپ پر حق واضح ہو چکا ہوگا کہ اگر اہلسنّت و جماعت کی خانقاہوں پر اللہ اور اس کے محبوب بندوں کا ذکر ہو تو علماءِ دیو بند کبھی اِسے بدعت کہتے ہیں تو کبھی کفر، مگر ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ دیو بند کی خانقاہوں میں اگر اس قسم کی نازیبا حرکات و فحاشی و عریانیت ہو تو کیا یہ عین اسلام ہے؟ اور علماء کو اس قسم کا فحاشی بھرا مذاق کرنا کیا یہ ان کے علم و عمل کو زیب دیتا ہے

نہیں ہرگز نہیں۔ ہاں فعل اس کو زیب دیتا ہوگا ان تمام افعال کا ارتکاب وہی کرتے ہونگے جو نفس خبیث کے حامل ہونگے لہٰذا بات مشہور ہے کہ جو جیسا ہوتا ہے وہ دوسروں کو بھی اپنی طرح ہی سمجھتا ہے۔اس لئے اِن فضلہ دیوبند نے اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی پر کذب وافتراء کی بھر مار کردی۔اللہ تعالیٰ ایسے خبیث عمل اور ناپاک مذہب سے ہر مسلمان کو محفوظ فرمائے۔

اعتراض 3﴾ اعلیٰ حضرت بریلوی نے اپنی کتاب تمہید ایمان صفحہ 26 پر لکھا ہے کہ زبان سے ''لا اِلٰہ الا اللہ'' کہہ لینا گویا خدا کا بیٹا بن جانا ہے کہ آدمی کا بیٹا اگر اسے گالیاں دے، جوتیاں مارے کچھ بھی کرے مگر اس کا بیٹا ہونے سے نہیں نکل سکتا جونہی کسی نے کلمہ پڑھ لیا وہ اللہ کو کذاب کہے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو صریح گالیاں دے،اس کا اسلام نہیں بدل سکتا۔معلوم ہوا کہ فاضلِ بریلوی کے نزدیک خدا کو جوتیاں اور گالیاں دینا جائز ہے۔

جواب ﴾ اس اعتراض میں بھی ملتِ دیوبند کے اکابر نے اپنی پرانی خبیث حرکت کو خوب ظاہر کیا کہ جہاں سے مطلب نکلے اتنی بات نقل کردینا اور جہاں مطلب نہ ہو تو وہ بات چھوڑ دینا۔

محترم قارئینِ کرام! اس اعتراض کو پیش کر کے ملت دیوبند نے یہ ثابت کر دیا کہ کائنات کی سب سے کذاب جماعت یہ ہی ہے۔دراصل مسئلہ یہ تھا کہ جب قلعۂ دیوبند کے مجنوں بتوں نے اللہ اور اس کے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں صریح اور سڑی بسی گالیاں دیں اور حرمین شریفین وعرب وعجم کے علماء نے ان نفس پرست گستاخانِ خدا اور گستاخانِ رسول کو کافر کہا تو کہنے لگے کہ ہم تو ''لا اِلٰہ الا

اللہ'' پڑھ چکے۔ اب ہم کسی طرح کافر نہیں ہو سکتے تو اس وقت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی کہ

کیا تم اللہ اور اس کے بندوں کے رشتے کو اس طرح سمجھتے ہو۔
اے وہابیوں! جس طرح باپ اور بیٹے کا رشتہ ہوتا ہے کہ اگر بیٹا اپنے باپ کو گالیاں کہے اور جوتیاں مارے مگر پھر بھی وہ بیٹا اسی باپ کا ہی ہوتا ہے، اس کے نطفہ سے خارج نہیں ہوتا تو کیا اے وہابیوں! تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دو اور پھر یہ بھی کہو کہ ہم مسلمان ہیں اور مومن ہیں۔

شرم تم کو مگر نہیں آتی

محترم قارئینِ کرام! آئیں ہم آپ کے سامنے اصنامِ دیوبند کی وہ عبارتیں پیش کریں جن کو سن کر ہر مسلمان کا دل کانپ جاتا ہے۔

۱۔ مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان صفحہ 22 پر لکھا کہ

جس طرح کا علم نبی کریم علیہ السلام کا ہے اس میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کیا تخصیص ایسا علم تو پاگل، خنزیر، گدھے بلکہ تمام بہائم کو حاصل ہے۔ (معاذ اللہ)

۲۔ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے اپنی کتاب براہینِ قاطعہ صفحہ 55 پر لکھا کہ

شیطان اور ملک الموت کا علم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ ہے۔ (معاذ اللہ)

۳۔ مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنی کتاب فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 99 پر لکھا کہ

امکانِ کذب قدرتِ باری تعالیٰ ہے۔(یعنی اللہ جھوٹ بول سکتا ہے)(معاذ اللہ)

۴۔مولوی قاسم نانوتوی نے اپنی کتاب تحذیر الناس صفحہ 34 پر لکھا کہ

نبی کریم علیہ السلام کے بعد بھی اگر کوئی نبی آجائے تو خاتمیت محمدی میں فرق نہ آئے گا۔(استغفر اللہ)

اسی قاسم نانوتوی نے اپنی کتاب تحذیر الناس صفحہ 7 پر لکھا کہ

امتی عمل میں نبی سے بڑھ سکتے ہیں۔

محترم قارئینِ کرام! ان عبارات کو ملاحظہ کرنے کے بعد کیا کوئی مسلمان اِن اکابر دیوبند کو مسلمان کہہ سکتا ہے،نہیں نہیں ہرگز نہیں۔پھر یہ کہ ذریت دیوبند کا یہ کہنا کہ یہ مسلمان تھے،آپ بتائیں کہ کیا یہ عمل اس طرح نہ ہوا کہ جس طرح باپ بیٹے کی لڑائی میں ہوتا ہے۔

آئیں ہم اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوری عبارت نقل کر دیں تا کہ آپ کے سامنے سارا مسئلہ واضح ہو جائے۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

''اسلام فقط طوطے کی طرح زبان سے کلمہ رٹ لینے کا نام رہ جائے،بس کلمہ کا نام لیتا ہو پھر چاہے خدا کو جھوٹا کذاب کہے چاہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو سڑی سڑی گالیاں دے،اسلام کسی طرح نہ جائے''بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ○'' یہ مسلمانوں کے دشمن،اسلام کے عدو،عوام کو چھلنے اور خدائے واحد قہار کا دین بدلنے کے لئے چند شیطانی مکر پیش کرتے ہیں۔

(مکراول) اسلام کلمہ گوئی کا نام ہے، حدیث میں فرمایا ”من قال لا الٰہ الا اللّٰہ دخل الجنۃ“ جس نے ”لا الٰہ الا اللہ“ کہہ لیا جنت میں جائے گا پھر وہ کسی فعل کی وجہ سے کافر کیسے ہوسکتا ہے۔ مسلمانو! ذرا ہوشیار، خبردار اس مکر ملعون کا حاصل یہ ہے کہ زبان سے ”لا الٰہ الا اللہ“ کہہ لینا گویا خدا کا بیٹا بن جاتا ہے کہ آدمی کا بیٹا اگر اسے گالیاں دے، جوتیاں مارے، کچھ کرے، اس کے بیٹے ہونے سے نہیں نکل سکتا، یونہی جس نے ”لا الٰہ الا اللہ“ کہہ لیا اب وہ چاہے خدا کو جھوٹا کذاب کہے، چاہے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو سڑی سڑی گالیاں دے، اس کا اسلام نہیں بدل سکتا، اس مکر کا جواب ایک تو اسی آیت ”الٓمٓ o اَحَسِبَ النَّاسُ“ میں گزرا کہ کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ نرے ادعائے اسلام پر چھوڑ دیئے جائیں گے اور امتحان نہ ہوگا؟ اسلام اگر فقط کلمہ گوئی کا نام ہے تو وہ بیشک حاصل تھی پھر لوگوں کا گھمنڈ کیوں غلط تھا جسے قرآنِ عظیم رد فرمارہا ہے۔ (تمہید ایمان، صفحہ 26)

محترم قارئین! آپ نے ملاحظہ کیا کہ دراصل اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن کی آیت کی وضاحت کرکے یہ ثابت کررہے ہیں کہ خالی یہ کہنا کہ ہم نے ایمان لایا اور پھر چاہے کفر بھی کرو، ایمان نہ جائے گا مگر اکابر دیوبند اپنے دجل وفریب جیسی خبیث عادتوں سے مجبور ہیں کہ جہاں سے مطلب نکلے اتنی بات لکھ دینا اور آگے پیچھے کی پوری بات دیوالی کی پوریاں سمجھ کر ہضم کرجانا۔

اعتراض 4 مولوی نجم الرحمٰن اپنی کتاب میں لکھتے ہیں

کامل ولی وہ ہے جو زوجین کے ملاپ کے دوران توجہ کریں لہٰذا پتہ چلا کہ بریلوی حضرات ایسوں کو ولی مانتے ہیں۔

جواب محترم قارئین کرام! معترض نے اختراع اور کذب بیانی سے کام لیا ہے دراصل نجم الرحمٰن نامی کوئی شخص نہ تو ہمارے نزدیک کوئی مستند عالم ہے اور نہ اس کی کتاب کوئی معتبر کتاب ہے۔ شرم آنی چاہیے اکابر دیوبند کو کیا دنیا میں کوئی بھی شخص کوئی بھی کتاب لکھے یا طوطا مینا کی کہانی لکھے تو کیا اس کے جواب دار علماءِ بریلوی ہیں۔ آپ نے گذشتہ صفحہ پر ملاحظہ کیا کہ ہم نے تمام باتیں علماءِ دیوبند کے اکابر سے ثابت کی ہیں لہٰذا تمام ذریت دیوبند کو چیلنج ہے کہ وہ اس قسم کی عبارات کسی معتبر عالم کی کتاب سے ثابت کریں ورنہ آپ جیسے لوگوں کے لئے قرآنِ حکیم میں حکم عام ہے کہ

لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ٥

محترم قارئینِ کرام! معترض نے اپنے سوال میں ہم پر یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ ہم ایسوں کو ولی مانتے ہیں کہ جو اس قسم کی بات پر قادر ہو مگر آیئے ہم اکابر دیوبند کے مستند ولیوں کی کرامت آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں تا کہ آپ دیوبند کی ولایت کو سمجھ سکیں۔

بانی دیوبند مولوی قاسم نانوتوی صاحب لکھتے ہیں

جب میں چھوٹا تھا تو میں نے بچپن میں یہ خواب دیکھا کہ گویا میں

اللہ تعالیٰ کی گود میں بیٹھا ہوں۔ (مبشرات دیوبند، صفحہ 95)

دیوبند کے دوسرے مستند ولی کی کرامت ملاحظہ ہو

مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب درسِ حدیث دے رہے تھے،

دورانِ درس فرمایا اہل جنت کا ذکر ہے کہ تمام مرد بے ریش

ہونگے تو ایک طالب علم نے عرض کیا کہ حضرت مرد کے چہرے

کی زیبائش تو داڑھی سے ہے یہ وصف جنتیوں کے لئے کیوں
منتخب کیا گیا تو بے ساختہ گنگوہی صاحب نے مسکرا کر فرمایا اس کا
مزا ان سے پوچھو جو داڑھی منڈاتے ہیں۔

(ارواحِ ثلثہ، صفحہ 325)

ایک اور کرامت ملاحظہ فرمائیے

ایک دفعہ بھرے مجمع میں مولانا گنگوہی صاحب سے ایک نوعمر
دیہاتی بے تکلف پوچھ بیٹھا کہ حضرت جی! عورت کی شرمگاہ کیسی
ہوتی ہے؟ شرم کے مارے سب حاضرین نے گردنیں نیچے جھکا
لیں مگر گنگوہی صاحب نے بے ساختہ فرمایا کہ جیسے گیہوں کا
دانہ۔ (تذکرہ الرشید، جلد 2، صفحہ 100)

محترم قارئینِ کرام! میں آپ سے معافی کا طالب ہوں، میں قطعاً اس موٴقف پر نہیں تھا کہ اس قدر گندی اور خبیث عبارت درج کرتا مگر دیوبندی گروپ کا اصلی اور صاف چہرہ آپ کے سامنے پیش کرنے کی غرض سے مجبوراً اس عبارت کو نقل کرنا پڑا۔ کیا دیوبندی گروپ کی لغت میں شرم وحیا، عزت، لاج نام کا کوئی بھی لفظ درج نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ چلو ہم مان لیتے ہیں کہ کبھی گنگوہی صاحب کی کسی محفل میں ایسا واقعہ ہوا مگر ہم یہ پوچھتے ہیں کہ اس واقعہ کو کتاب میں درج کرنا یہ کون سی شرافت ہے۔

خدا جب دین لیتا ہے تو عقل چھین لیتا ہے

قارئین کرام! آئیں ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ اس بے ادب مذہب کے

مریدوں کا عمل اپنے پیروں کے ساتھ کیا ہے ، ملاحظہ فرمائیں (تذکرہ الرشید، جلد2 کے صفحہ 242) پر ہے کہ ایک بار ارشاد فرمایا کہ

حافظ ضامن علی جلال آبادی کی سہارنپور میں بہت رنڈیا ں (کنجڑیاں) مرید تھیں، ایک بار وہ سہارنپور میں کسی رنڈی کے مکان پر ٹھہرے ہوئے تھے سب مریدنیاں اپنے میاں صاحب کی زیارت کے لئے حاضر ہوئیں مگر ایک رنڈی نہیں آئی۔ میاں صاحب بولے کہ فلاں کیوں نہیں آئی، رنڈیوں نے جواب دیا میاں صاحب ہم نے بہتیراً کہا کہ چل میاں صاحب کی زیارت کو چلیں اس نے کہا میں بہت گنہگار ہوں اور بہت روسیاہ ہوں ، میاں صاحب کو کیا منہ دکھاؤں ، میں زیارت کے قابل نہیں۔ میاں صاحب نے کہا نہیں جی! تم اسے ہمارے پاس ضرور لانا، چنانچہ رنڈیاں اسے لے کر آئیں جب وہ سامنے آئی تو میاں صاحب نے پوچھا بی تم کیوں نہیں آئی تھی اس نے کہا حضرت روسیاہی کی وجہ سے زیارت کو آتے ہوئے شرماتی ہوں۔ میاں صاحب بولے بی! تم شرماتی کیوں ہو، کرنے والا کون اور کرانے والا کون ، وہ تو وہی (اللہ) ہے۔ رنڈی یہ سن کر آگ بگولا ہوگئی اور خفا ہوکر کہا ''لا حول ولا قوۃ الا باللہ'' اگرچہ میں روسیاہ ہوں مگر ایسے پیر کے منہ پر پیشاب بھی نہیں کرتی۔ میاں صاحب تو شرمندہ ہوکر سرنگوں رہ گئے اور وہ اُٹھ کر چل دی۔

اب ذریت دیو بند ہمیں بتائے کیا رنڈیوں کو مرید کرنے والے اوران کے گھر میں ٹھہرنے والے، ان کی شکل کو پہچاننے والے اوران کے ناپاک افعال کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنے والے کیا یہ آپ کے اکابر ہیں۔ اگر نہیں ہیں تو آج کہہ دیں کہ وہ تمام گمراہ بددین ہیں اور سچی توبہ کر کے دامن اہلسنّت و جماعت کے ساتھ وابستہ ہوجائیں۔

محترم قارئینِ کرام! ہم نے آپ کے سامنے دیو بند کے جلیل القدر اولیاء اوران کے مریدین کا حال پیش کیا۔ آخر میں اکابر دیو بند کے سب سے بڑے مقتداء اشرف علی تھانوی کے ایک عزیز ترین جن کا نام بھی عزیز الحسن تھا انھوں نے ایک دن تھانوی جی سے اپنی تمنا بیان کرتے ہیں، تمنا بھی ایسی غضبناک کہ بس ایسی تمنا شاید ہی کوئی کرے مگر یہ کوا کھانے والوں کے دل گردہ کی بات ہے۔ آپ بے چین ہوں گے کہ ایسی کیا تمنا ہے تو بس حوالہ پڑھئے اور دیو بندی گروپ کی بے شرمی سر کی آنکھوں سے دیکھئے۔

من کی بات بھی سن دیوانے
ایک تمنا سو افسانے

اب مرید صادق عزیز الحسن سے کی آپ بیتی خود ان کی زبانی سنئے۔

ایک بار عشق ومحبت کے جوش میں حضرت والا اشرف علی تھانوی سے بہت جھجکتے اور شرماتے ہوئے دبی زبان سے عرض کیا حضرت ایک بہت ہی بیہودہ خیال دل میں بار بار آتا ہے جس کو ظاہر کرتے ہوئے بھی نہایت شرم دامن گیر ہوتی ہے اور جرأت

نہیں پڑتی۔ حضرت والا (اشرف علی تھانوی) اس وقت نماز کے
لئے اپنی دری سے اُٹھ کر مسجد کے اندر تشریف لے جا رہے تھے
فرمایا کہیے کہیے ... احقر نے غایت شرم سے سر جھکاتے ہوئے
عرض کیا کہ میرے دل میں بار بار یہ خیال آتا ہے کاش میں
عورت ہوتا، حضور اشرف علی تھانوی کے نکاح میں، اس اظہارِ
محبت پر حضرت والا اشرف علی تھانوی غایت درجہ مسرور ہو کر بے
اختیار ہنسنے لگے اور یہ فرماتے ہوئے مسجد کے اندر تشریف لے
گئے، یہ آپ کی محبت ہے ثواب ملے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ

(بحوالہ اشرف السوانح، جلد 2، صفحہ 54,53)

آپ کی داستان سن سن کر
حالت وجد سب پہ طاری ہے

بے شرمی اور بے غیرتی کا اس سے ننگا مظاہرہ اور کیا ہوگا ظالم یہ بھی کہتا ہے بیہودہ خیال ہے جس کو ظاہر کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے، اس کے باوجود جب اپنی ناپاک تمنا ظاہر کرتا ہے تو تھانوی جی بجائے نصیحت و تنبیہ کے یہ حکم صادر کرتے ہیں کہ
یہ آپ کی محبت ہے ثواب ملے گا۔ (معاذ اللہ)

تھانوی کا مرید تھانوی کی محبت میں ان کی دھرم پتنی بننے کی تمنا کرے تو ثواب اور ہم مسلمانانِ اہلسنّت رسولِ محترم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت میں جشنِ میلاد کریں تو عذاب، ہم جشنِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ منائیں تو شرک، ہم اللہ والوں کی محبت میں نذر و نیاز، فاتحہ، ایصالِ ثواب وغیرہ جائز امور کریں تو ناجائز اور اشرف علی

تھانوی کے مرید ناجائز تمنا کریں تو جائز۔

بے حیاؤں کی بے حیائی پر
ہے شریفوں کی آنکھ میں آنسو

اعتراض 5 مفتی احمد یار خان نعیمی بریلوی اپنی کتاب جاء الحق میں لکھتے ہیں کہ ہر جگہ میں حاضر و ناظر ہونا خدا کی صفت ہرگز نہیں خدا کو ہر جگہ حاضر و ناظر ماننا بے دینی ہے۔

جواب ذریت دیوبند کی صریح جہالت ہے کہ وہ اس قسم کے اعتراضات پیش کرتے ہیں۔ ہم اہلسنّت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ جو کچھ ہو چکا ہے، جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ ہوگا ہمارے رب کو سب کی خبر ہے۔ وہ ہر مخلوق کے تمام احوال، مشکلات، خیالات سے باخبر ہے، اس کی رحمت و کرم ہمیشہ ہمارے ساتھ ہے، چاہے وہ فضاؤں میں اڑنے والا پرندہ ہو یا پہاڑوں اور جنگلوں میں رہنے والا درندہ۔

محترم قارئینِ کرام! جگہ، مکان، زمان یہ تمام صفتیں جسم کی ہیں اور اللہ تعالیٰ جسم سے پاک ہے تو حاضر و ناظر جگہ کے ساتھ ماننا واقعی بے دینی ہے کیونکہ تمام کتبِ عقائد میں ہے

لایجزی علیه زمان ولا یشمل علیه مکان

یعنی خدا پر نہ زمانہ گزرے کیونکہ زمانہ سفلی اجسام پر زمین میں رہ کر گزرتا ہے۔

خدا تعالیٰ حاضر و ناظر ہے مگر بغیر جگہ کے، اسی لئے تو ''ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ'' کو متشابہات سے مانا گیا ہے۔

تمام ذریت دیوبند کو چیلنج ہے کہ وہ ثابت کریں کہ اللہ کے اسماءِ حسنہ میں سے کوئی ایک نام حاضر وناظر ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے جگہ ماننا بے دینی نہیں، انہیں چاہیے کہ اپنے سر سے جہالت وخباثت کا بھوت اتار کر علم دین حاصل کریں۔

حاضر کا مطلب ہے کسی جگہ میں موجود، شہر کا رہنے والا اور ناظر کا مطلب ہے آنکھ سے دیکھنے والا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کسی جگہ میں جسمانی طور پر موجود ہونے اور آنکھ، جسم، ہاتھ، پاؤں سے پاک ہے۔

اعتراض 6 ﴾ بریلی حضرات اپنے لئے الگ کلمہ بنائے بیٹھے ہیں۔ تذکرہ غوثیہ نامی کتاب میں لکھا ہے

لا الٰه الا اللّٰه محکم دین رسول اللّٰه

لا اِلٰه الا اللّٰه شبلی رسول اللّٰه

جواب ﴾ ''لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ o'' محترم قارئین کرام! سابقہ جواب میں آپ نے ملاحظہ کیا کہ ہم نے کہا تھا کہ دنیا میں اگر جتنی بھی کتابیں لکھی جائیں یا کوئی طوطا مینا کی کہانی لکھے تو ان تمام غیر معتبر کتابوں کے ذمہ دار علماء بریلوی نہیں، یہ ذریت دیوبند کا جھوٹ ہے کہ تذکرہ غوثیہ بریلوی حضرات کی کتاب ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے فتاویٰ میں یوں رقمطراز ہیں کہ

> ''کتاب تذکرہ غوثیہ ضلالتوں، گمراہیوں بلکہ صریح کفر کی باتوں پر مشتمل کتاب ہے'' (فتاوی رضویہ، جلد 6، صفحہ 195)

اکابر دیوبند کو شرم آنی چاہیے کہ اپنے دعویٰ باطل کو ثابت کرنے کے لئے وہ

کتنی نامعقول بات کہہ جاتے ہیں جو کتابیں ہمارے نزدیک غیر معتبر اور صریح گمراہیوں پر مبنی ہے۔ان کتابوں سے ہم پر اعتراض کرنا کتنا مضحکہ خیز ہے۔آئیں ہم اس قسم کے کلمے اکابر دیو بند کی مستند شخصیتوں سے ثابت کرتے ہیں۔

مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کے کسی مرید نے اِنہیں خط لکھا کہ حضرت گذشتہ رات میں سویا ہوا تھا کہ خواب میں دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف ''لا اِلٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ (اشرف علی) کا نام لیتا ہوں۔تھوڑا آگے چل کر لکھتا ہے کہ لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس بات کو دل سے دور کیا جائے اس واسطے کہ اور کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی (بیداری میں) یہ کہتا ہوں کہ ''**اللھم صل علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی**'' حالانکہ اب بیدار ہوں،خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں۔

محترم قارئین کرام!مذکورہ بالا عبارتیں تو مرید کی طرف سے تھیں جو اس فعل کے بعد اپنے پیر مولوی اشرف علی سے بذریعہ سوال راغب تھا۔اب یہ دیکھیں کہ پیر مولوی اشرف علی نے کیا جواب دیا تو مولوی صاحب جواب دیتے ہیں۔

جواب ﴿ اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہٖ تعالیٰ متبع سنت ہے۔(رسالہ الامداد،ماہ صفر المظفر 1336ھ،صفحہ 35)

بار بار اس عبارت کو پڑھیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی صاحب اپنے مرید

کوتسلی دیتے ہیں کہ جو واقعہ تیرے ساتھ ہوا تو نے میرے نام کا کلمہ اور میرا درود پڑھا وہ ٹھیک ہے کیونکہ جس کی طرف تم رجوع کر رہے تھے وہ سنتوں کی اتباع کرنے والا ہے۔

ذریت دیوبند اپنے کفر کے افسانے اور اس کی موسیقی اپنے بزرگوں کے سر پر بجائیں تاکہ عوام الناس اس بھونڈے سر سے اجتناب کر سکے۔

اعتراض بریلوی حضرات نے قائداعظم کے خلاف فتاویٰ دیئے، پتہ چلا کہ بریلوی حضرات پاکستان کے حامی نہیں۔

جواب محترم قارئین کرام! جب قلعہ دیوبند کے مجنون بتوں کے پاس دینی مسائل نہیں ہوتے تو وہ سیاست پر بحث کرتے ہیں اور سیاست ہمارا موضوع نہیں ہے مگر سچائی آپ کے سامنے واضح کرنے کے لئے یہ چند عبارتیں آپ کے سامنے پیش کی جاتی ہیں تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ پاکستان کا حامی کون ہے؟

۱۔صدرِ مدرس دیوبند مولوی حسین احمد نے کہا کہ مسلم لیگ میں مسلمانوں کی شرکت حرام ہے اور قائداعظم .... کافر اعظم ہے۔(مکالمۃ الصدرین)

۲۔دوسرے دیوبند عالم مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی صدر دیوبندی مجلس احرار نے لکھا کہ جناح اور شوکت علی جوہر، جواہر لال نہرو کی جوتی کی نوک پر قربان کئے جاسکتے ہیں۔(چمنستان)

آپ نے ملاحظہ کیا کہ ہم نے مدلل طور پر یہ ثابت کیا کہ خود علمائے دیوبند قائداعظم کو کافر کہتے تھے مگر ان کے اِس منافق فرقہ کا کیا حال بیان ہو یہاں تو قائداعظم کو کافر کہیں اور وہاں قائداعظم کا انتقال ہوا تو ان کی نمازِ جنازہ محدثِ دیوبند

مولوی شبیر احمد عثمانی نے پڑھائی۔

آپ ہی اپنی اداؤں پر ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

ہم نے بفضلہٖ تعالیٰ جو اعتراضات کئے گئے تھے ان کا مدلل جواب آپ کے سامنے پیش کیا اور اکابر دیوبند کی ایک ایک خباثت اور بے ایمانی کا طلسم توڑا اور جال سازیوں کا پردہ چاک کیا ہے۔ ہمارے لئے یہ لمحہ نہایت فرحت و مسرت کا ہے کہ ہم نے اپنے رب العزت اور اس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہِ عنایت اور مجددِ اعظم، مجددِ دین وملت، تاجدارِ اہلسنّت، عبدالمصطفیٰ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قلم مبارک کی بھیک کے صدقے میں فضلاءِ دیوبند کے خبیث اعتراضات کا جواب دیا۔ اگر کوئی شخص اس کا جواب لکھنا چاہے تو ہماری درخواست یہی ہوگی کہ جس طرح ہم نے اکابر دیوبند کی زبان سے جواب دیا ہے اور جس طرح ہم نے ہر بات مدلل بیان کی ہے اسی طرح ہماری جملہ معروضات کا مدلل اور محققانہ جواب دیا جائے۔

جن دوستوں کو وہابی، دیوبندی فرقے سے تنفر کی توفیق نصیب ہو، اِن سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مسلمانانِ عالم کو حقیقی اور جعلی سنیوں میں امتیاز کی توفیق دے اور مذہبِ حق اہلسنّت و جماعت پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین

دلِ اعداء کو رضؔا تیز نمک کی دھن ہے
اک ذرا اور چھڑکتا رہے خامہ تیرا

وما توفیقی الا باللہ العظیم